لوکل انتخابات' گڈ بائی ٹونی بلیئر

عالم تمام

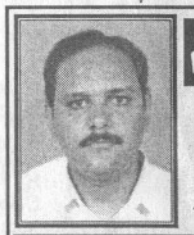

خالد منہاس

khalidminhas@yahoo.com

کیا وقت کا پہیہ الٹا گھومنا شروع ہو گیا ہے؟ 2003ء میں جو کامیابیاں نظر آ رہی تھیں' اب اس کے منفی اثرات بھی سامنے آنے لگے ہیں۔ گزشتہ سال امریکہ اور بش کی مخالفت کے بارے میں کئی ممالک سوچ بھی نہیں سکتے تھے' لیکن اس سال بہت سے ممالک میں امریکہ کو "ناں" کرنے کی جرأت آ گئی ہے۔ یہ تو سب کے علم میں ہے کہ وقت ایک جگہ نہیں ٹھہرتا اور وقت کے ساتھ ہی بہت سی حقیقتیں بھی بدل جاتی ہیں' محرم مجرم بن جاتے ہیں۔ 2004ء میں امریکہ کو پہلا دھچکا اس وقت لگا' جب سپین کے لوگوں نے امریکہ کی حامی حکومت کا بوریا بستر گول کر دیا۔ سپین میں الیکشن سے ایک روز قبل ہونے والے بم دھماکوں نے بھی رائے عامہ کو تبدیل نہیں کیا اور سپین کے لوگوں نے نئے آنے والوں کو اس بات کا مینڈیٹ دیا کہ وہ عراق سے فوری طور پر اپنی افواج واپس بلائے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سپین امریکہ کا دوسرا بڑا اتحادی تھا۔ سپین کے بعد برطانیہ' جسے امریکہ کا سب سے پہلا اتحادی کہا جاتا ہے' میں بھی حالات خراب ہوتے جا رہے ہیں اور ٹونی بلیئر کی لیبر پارٹی کو بلدیاتی انتخابات میں بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اس بات کے آثار نظر آ رہے ہیں کہ آئندہ انتخابات میں لوگ ٹونی بلیئر حکومت کا صفایا کر دیں گے کہ لوگ اینٹی وار تحریکوں سے وابستہ نظر آتے ہیں۔ جس وقت عراق کے خلاف امریکہ نے مہم جوئی کا اعلان کیا تھا' اس وقت عالم اسلام مایوسی' لاچاری اور شدید خوف میں مبتلا تھا' لیکن اس وقت بھی چشم فلک نے یہ نظارہ دیکھا کہ لاکھوں لوگوں' خاص طور پر یورپ اور امریکہ میں' نے عراقیوں کے حق میں بڑے بڑے مظاہرے کیے اور امریکہ اور برطانیہ پر زور دیا کہ وہ عراق پر چڑھائی کرنے سے باز رہیں۔ اس وقت تک ٹونی بلیئر' امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے ترجمان کا کردار ادا کر رہے تھے اور 10 ڈاؤننگ سٹریٹ وائٹ ہاؤس کا سب آفس بن چکی تھی۔ نومبر میں امریکی رائے عامہ جارج بش کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے' اس بارے میں دو طرح کی آراء سامنے آ رہی ہیں۔ لیکن یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ جارج بش کے لیے انتخاب جیتنا اتنا بھی آسان نہیں رہا۔ جان کیری ایک مضبوط صدارتی امیدوار کے طور پر ابھرے ہیں 1-18/6/04

امریکی رائے عامہ کا فیصلہ تو نومبر میں آئے گا' مگر برطانیہ میں عوام نے بلدیاتی انتخابات میں لیبر پارٹی کو ووٹ نہیں دیئے' جس کے بعد یہ نتائج اخذ کیے جا رہے ہیں کہ ٹونی بلیئر عوام میں غیر مقبول ہوتے جا رہے ہیں۔ بلدیاتی انتخابات کے دوران لیبر پارٹی نے یہ کوشش کی تھی کہ عراق کو الیکشن مہم کا حصہ بننے سے روکا جائے' مگر وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ اینٹی وار تحریک کے زیادہ تر لوگ لیبر پارٹی سے وابستہ تھے اور انہوں نے بلدیاتی انتخابات میں لیبر پارٹی کے خلاف ووٹ دے کر اپنے غم و غصے کو ظاہر کر دیا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر ان مہینوں میں برطانیہ میں عام انتخابات منعقد ہو جائیں' تو لیبر پارٹی کو باقی دونوں جماعتوں کنزرویٹو اور لبرل ڈیموکریٹس سے بھی کم ووٹ ملیں گے۔ آج ٹونی بلیئر کے بارے میں یہ فقرہ کہا جا رہا ہے:

"He is more loyal to Bush than to the Labour Party."

برطانیہ کے لوکل انتخابات کے نتائج حکمران پارٹی کو خوفزدہ کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان انتخابات میں وہ تیسرے نمبر پر رہی اور اس نے اپنی 479 کونسل سیٹیں کھو دیں۔ ان انتخابات میں کنزرویٹو پارٹی نے 38 فیصد زیادہ نشستیں حاصل کی ہیں۔ پوری پارلیمنٹ کے انتخابات میں بھی اسے اسی طرح کے رجحان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری طرف لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کی حمایت میں بھی 30 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ اس جماعت نے عراق کے خلاف جنگ کی مخالفت میں تحریک چلانے میں اہم کردار ادا کیا تھا' جس کی وجہ سے عوام نے انہیں ووٹ دیئے۔ واضح رہے کہ 2001ء کے انتخابات میں اس جماعت کے حصے میں صرف اٹھارہ فیصد ووٹ آئے تھے۔ اب وہ برطانیہ کی دوسری بڑی جماعت بن گئی ہے۔

لوکل انتخابات میں جو کچھ ہوا' ٹونی بلیئر نے اس سے بھی سبق نہیں سیکھا۔ اب بھی ان کا یہی اصرار ہے کہ عراق کے خلاف جنگ کے بارے میں انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ درست تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ "میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ملٹری ایکشن اور صدر صدام کو حکومت سے ہٹانے کا فیصلہ درست تھا اور وقت بتائے گا کہ میں نے جو فیصلہ کیا' وہ درست تھا۔" یورپی یونین کے آئین پر دستخط سے قبل ہی لیبر پارٹی کو رسوا کن شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یورپی پارلیمنٹ کے لیے ہونے والے انتخابات میں لیبر پارٹی نے اپنی چھ نشستیں گنوا دیں اور ان کے 19 ارکان یورپی پارلیمنٹ میں پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے مقابلے میں کنزرویٹو کے 27 ارکان اس الیکشن میں جیتے۔ ان انتخابات میں لوگوں نے ٹوری پارٹی کو ووٹ نہیں دیئے' جو یورپی یونین کے آئین کی مخالف کر رہی تھی۔ لیبر پارٹی کی شکست کے بعد لوگوں کی نظریں کنزرویٹو پارٹی کے سربراہ مائیکل ہوارڈ کی طرف ہیں اور 2006ء میں ہونے والے عام انتخابات میں مائیکل ہوارڈ ٹونی بلیئر کے مقابلے میں مضبوط امیدوار ہوں گے۔

خارجہ پالیسی کے ساتھ ساتھ برطانوی رائے دہندگان نے مقامی مسائل کے حوالے سے بھی لیبر پارٹی کی کارکردگی کا اظہار کیا۔ ایک عرصے کے بعد لیبر پارٹی اقتدار میں آئی تھی اور لوگوں کی خواہش تھی کہ وہ ان کے لیے مؤثر منصوبہ بندی کرے گی' مگر لیبر پارٹی لوگوں کی توقعات پر پورا نہیں اتر سکی۔ اس شکست کو دیکھنے کے بعد یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ کہیں لیبر پارٹی کا سورج غروب ہونے تو نہیں جا رہا۔ ٹونی بلیئر گزشتہ سات سال سے برطانیہ کے وزیر اعظم ہیں۔ یہ لیبر پارٹی کے کسی وزیر اعظم کا سب سے زیادہ دور حکومت ہے۔ عراق پر بمباری سے لے کر اب تک کئی مواقع پر ٹونی بلیئر کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے' لیکن یہ بحران شدید تر ہے اور اس سے لوگوں کے موڈ کا اندازہ ہوتا ہے۔ برطانوی پریس میں مائیکل ہوارڈ کو آئندہ کا وزیر اعظم کہا جا رہا ہے۔ لیبر پارٹی اگر اقتدار میں رہنا چاہتی ہے' تو اسے اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لانا پڑے گی۔

لوکل انتخابات میں عوام نے اپنی رائے استعمال کر کے یورپ کے باقی ملکوں کا ساتھ دیا ہے۔ یورپی ممالک کی اکثریت عراق پر حملے کے خلاف تھی اور اس کا کھل کر اظہار بھی کیا گیا۔ اندرونی اور بین الاقوامی دباؤ کو ایک طرف رکھ کر ٹونی بلیئر نے جس جنگ میں کودنے کا فیصلہ کیا تھا' اس جنگ نے ان کے مستقبل کو داؤ پر لگا دیا ہے۔ یہ لیبر پارٹی کی بڑی بدقسمتی ہو گی کہ کئی برسوں کے بعد اقتدار ملا اور وہ اپنے ایک غلط فیصلے کی وجہ سے برطانوی عوام میں غیر مقبول ہو گئی۔ امریکہ کے صدارتی انتخابات نومبر میں ہو رہے ہیں۔ اگر بش یہ انتخابات ہار جاتے ہیں' تو پھر لیبر پارٹی کا اقتدار میں رہنا مزید مشکل ہو جائے گا اور نومبر کے انتخابات دنیا میں بہت سی سیاسی تبدیلیوں کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوں گے۔ 2006ء تک حالات اسی طرح رہے اور ٹونی بلیئر نے کوئی بڑا کام نہیں کیا' تو یقینی طور پر برطانوی رائے دہندگان انہیں "گڈ بائی" کہہ دیں گے۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ کے حوالے سے برطانیہ میں جو کچھ ہوا' اس نے بھی لوگوں میں کئی خدشات کو جنم دیا۔ مسلمان کمیونٹی کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا۔ لوکل انتخابات میں مسلمان کمیونٹی نے بھی ٹونی مخالف پارٹیوں کو ووٹ دیا۔ اسلام کو یورپ کا دوسرا بڑا مذہب کہا جاتا ہے۔ جو کچھ افغانستان میں ہوا اور جو کچھ عراق کی جیلوں میں ہوا' کیا انہیں دیکھنے کے بعد بھی ووٹرز لیبر پارٹی کو ووٹ دیں گے؟ اس سوال کا جواب خود ٹونی بلیئر کو بھی معلوم ہے۔ ☆